المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفٰے رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
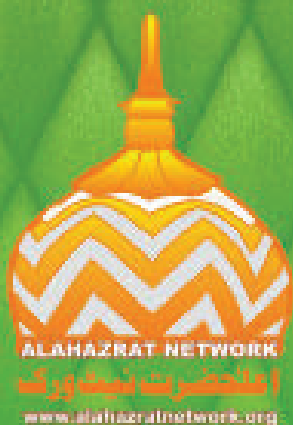
ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بالظاء تفسد صلاته وکذا لو قرأ الاماراذ طر تمر بالذال مکان الضاد تفسد صلاته ولو قرأ بالتاء مع الضاد الا ما اضتر تمر لاتفسد صلاته۔ اسی میں لکھا ہے لو قرأ غیر المغضوب بالظاء او بالذال تفسد صلاته ولو قرأ الضالین بالظاء او بالذال لاتفسد صلاته ولو قرأ الدالین بالدال تفسد صلاته۔ جامع الفصولین میں ہے یقرأ الظاء مکان الضاد ویقرؤ کیف یشاء واصحاب الجنة مکان اصحاب النار لم تجز امامته ولو تعمد کفر ملا علی قاری کی منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں کون تعمدہ کفرا لاکلام فیہ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۵

سوال بجز اس کے کہ مقرر کیا گیا اور قابل امام موجود ہے ملازم پیشہ کی امامت صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اگر کوئی شخص قابل امامت موجود ہے اور وہ بے معاوضہ اس خدمت کو انجام دیتا ہے تو اسی کے پیچھے نماز پڑھی جائے دوسرا شخص اگرچہ قابل امامت ہو اور مسجد سے بے ضرورت تنخواہ پر نہ رکھا جائے اور اگر خود لوگ چندہ کرکے تنخواہ دیں جب بھی کہ اگرچہ متاخرین کے نزدیک اجرت امامت لینا دینا جائز پھر بھی خود امامت پر عقد نہ کرنا چاہئے مگر ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی امامت سے اس کی امامت کہیں بالا ہے جو بے معاوضہ پڑھاتا ہے یہ تو اس صورت میں ہے کہ دوسرا بھی امامت کے لائق ہو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو وہابی وغیرہ بدمذہب نہ ہو اور اگر وہ بدمذہب ہے جب تو اس کے پیچھے نماز گناہ ہے اور اس کی بدمذہبی معاذ اللہ کفر تک پہونچی ہوئی ہو جیسے آج کل کے وہابی اور قادیانی وغیرہم جب تو اس کے پیچھے نماز ہی باطل جیسے کسی ہندو مجوسی نصرانی یہودی کی پیچھے یونہی اگر بدمذہب تو نہیں مگر فاسق معلن ہو کہ مثلاً داڑھی حد شرعی سے کم رکھتا ہو یا کسی اور فسق کا ارتکاب علی الاعلان کرتا ہو تو بھی اس کی امامت جائز نہیں اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور جو پڑھی ہو اس کا پھیرنا واجب یونہی اگر فاسق بھی نہ ہو مگر مسائل ضروریہ طہارت وصلاۃ سے ناواقف یا واقف بھی ہو مگر بہرحال ان پر عامل نہ ہو۔ قرآن عظیم صحیح نہ پڑھتا ہو حلال ملازمت رکھنے والے کے پیچھے نماز میں حرج نہیں اس کی امامت درست ہے خود امامت کی ملازمت مراد ہے تو اس کا حکم اوپر گذر چکا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

ل خانیہ مع عالمگیری جلد اول صـ ۱۴۳ مطبوعہ بیروت

کی تفضیل ہے، ظاد تو کوئی حرف ہی نہیں وہی ض کو ظ پڑھنا بتایا اور ظ پڑھنے سے بعض صورتوں میں نماز فاسد ہوگی اور عمداً ض کو ظ یا کسی حرف سے بدل کر پڑھنا اس سے نماز تو نماز ایمان ہی جاتا رہے گا کہ یہ تحریف اور قصداً تحریف ہے یقرأ[1] الظاء مکان الضاد لم یجز امامتہ ولو تعمد کفر منح الروض الازہر میں ہے کون تعمدہ کفرا الا کلام فیہ عالمگیریہ[2] میں ہے ان ذکر حرفا مکان حرف ان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد تفسد صلاتہ عند الکل وان کان لایمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد اختلف المشائخ قال اکثرھم لاتفسد صلاتہ ھکذا فی فتاوی قاضی خاں وکثیر من المشائخ افتوابہ قال القاضی الامام ابوالحسن و القاضی الامام ابوعاصم ان تعمد فسدت وان جری علی لسانہ اوکان لایعرف التمیز لاتفسد وھو اعدل الاقاویل والمختار ھکذا فی الوجیز للکردری ومن لایحسن بعض الحروف ینبغی ان یجھد ولایعذر فی ذلک اھ مختصراً فتاوی قاضی خاں[3] میں لوقرأ الامام اظطررتم بالظاء تفسد صلاتہ ولوقرأ الامام اذطررتم بالذال مکان الضاد تفسد صلاتہ ولوقرأ بالتاء مع الضاد الا ما اضتررتم لا تفسد صلاتہ۔ اسی[4] میں ہے لوقرأ غیر المعظوب بالظاء وبالذال مکان الضاد تفسد صلاتہ ولو قرأ الظالین بالظاء او بالذال لاتفسد صلاتہ ولوقرأ الدالین بالدال تفسد صلاتہ۔ جو عمداً ظالین پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا نماز فاسد کرنا ہے اگرچہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہو یا واقع میں نہ ہو۔ اور اگر وہ وہابی وغیرہ بدمذہب ہو تو یوں بھی اس کی امامت ناجائز اگرچہ ضالین بہت صحیح وصاف پڑھتا ہو۔ بدمذہب کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور اگر اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہونچی ہوئی ہو جیسے آج کل وہابی قادیانی دیوبندی رافضی وغیرہ جب تو اس کے پیچھے نماز باطل محض جیسے کسی یہودی نصرانی ہندو مجوسی کے پیچھے۔ اس سے سلام کلام ربط ضبط اس کے ساتھ کھانا پینا راہ رسم رکھنا سب حرام ہے قال[5] تعالٰی واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین۝

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۸۔ زید نے رکعت ثانی میں اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا پر وقف کیا اور رکوع کرلیا اور اس آیت کے بعد ایک آیت پوری چھوڑدی جو یہ ہے[6] یُدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ط وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ یدخل کے یا میں تشدید ہے لہٰذا ملانا ضروری تھا۔

[1] جلد اول ص ... مطبوعہ بیروت [2] جلد اول ص ... مطبوعہ بیروت، [3] ایضاً ص ۱۴۲ [4] ... پ ۷، ر ۱۴، [5] سورۂ دہر آیت ۳۰-۳۱

کی جماعت ٹوٹ گئی۔ (۶) یہی شخص ہنود کے ساتھ خنزیر کا شکار کھیلنے کو جایا کرتا ہے اور کئی کئی روز شکار گاہ میں رہ جاتا ہے۔ اس شخص کا شرعاً مسجد و محلہ کے اندر آنا جائز ہے یا نہیں اور یہ مسجد محلہ کے اندر ہے (۷) اور یہی شخص امامت کے قابل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اوپر لکھے ہوئے سوالوں کا جواب ساتھ دلیل کے دے کر ثواب دارین حاصل فرمائیں اندیشہ خونریزی کا ہے جواب جلد مرحمت فرمائیں؟

الجواب۔ وہ شخص سخت شدید گنہگار مستحق نار ہے اس سے میل جول ناجائز ہے اس کے اس حال بدحال پر مطلع ہو کر جو اس کے ساتھی ہیں وہ بھی گنہگار ہیں اس ظالم کی رسی میں گرفتار ہیں ان پر بھی توبہ لازم یہ لوگ اگر توبہ نہ کریں تو اس کی طرح ان کا بھی حقہ پانی بند کر دینا چاہئے ان سے بھی میل جول موقوف کیا جائے وہ ہرگز امامت کا اہل نہیں اسے ہرگز امام نہ بنایا جائے اس کے پیچھے نماز مکروہ اسے امام بنانا گناہ غنیہ وتبیین الحقائق وغیرہما میں ہے لو قدموا فاسقا یاثمون[1] درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا[2] جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی ہیں ان کا اعادہ کیا جائے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۲

مسئلہ۔ مرسلہ بابو شیخ رسول صاحب سیونی نیا پورہ ضلع ہوشنگ آباد مالوہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں۔

(۱) مسجد اہل سنت و جماعت میں حنفی امام کے پیچھے وہابی نماز پڑھتے ہیں اور آمین بالجہر کہتے ہیں اس پر اکثر اوقات حنفیوں اور وہابیوں میں فساد ہوتے ہیں کیا اس حالت میں وہابیوں کو آمین بالجہر کہنے سے روکا جائے تو کیا خلاف مسئلہ ہوگا حالاں کہ وہابی بضد ہیں کہ اگر ہم یہاں حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو آمین بالجہر ضرور کہیں گے ایسی خطرناک حالت میں اگر وہابیوں کو مسجد مذکور میں آنے سے بھی روکا جائے تو کیا مسئلہ کے خلاف ہوگا؟

(۲) سوا آمین بالجہر کے جو وہ رفع یدین وغیرہ کرتے ہیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے کیوں کہ رفع یدین پر ہر شخص کی نظریں نہیں پڑتی ہیں اور آمین بالجہر کا آواز کس و ناکس کے کانوں تک پہونچتا ہے؟

(۳) اکثر مساجد پر وہابی لوگ اپنا قبضہ مالکانہ اسی طرح جمانا چاہتے ہیں اور حنفیوں کی مسجد میں ممبر بھی بنتے ہیں ایسی صورت میں ان کو ممبر بھی رکھا جائے یا نہیں؟

(۴) وہابی، شافعی غیر مقلدین میں کیا فرق ہے یا ان کا اصول و فروع ایک ہیں یا مختلف؟

---

[1] غنیہ ص ۴۷۹ ـ [2] درمختار مع شامی جلد اول ص ۳۳۷ مطبوعہ کوئٹہ

الجواب ۔ (۱) وہابی اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں احکامہم احکام المرتدین انھیں مسلمانوں کی مسجد میں آنے کا کوئی حق نہیں انھیں روکا جائے اگر وہ نہ رکیں یا ممانعت پر فتنہ فساد کرنے پر اتر آئیں تو حکومت سے انھیں رکوایا جائے مسجد سے ہر موذی کو روکنے کا حکم ہے خصوصًا ایسا موذی درمختار[1] میں ہے۔ یمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(۲) آمین اور رفع یدین خود تو ایذا کی چیز نہیں شوافع کریں تو ان کی ممانعت نہ کی جائے وہابی تو خود بھی ایذا کی چیز ہے بوجہ اپنی بددینی کے اگرچہ آمین بالجہر اور رفع یدین حنفی مذہب کی ضد پر نہ بھی کرے واللہ تعالٰی اعلم۔

(۳) کفار مرتدین کو مسجد سے روکنے کے بابت جب معلوم ہوگیا تو اس سوال کا جواب بھی اس سے واضح ہوگیا جب مسجد میں آویں گھسنے بھی نہ دینا چاہئے تو انھیں مسجد کی کمیٹی کا رکن بنانا کیسے روا ہو سکتا ہے ہرگز وہ ممبر کے اہل نہیں اگر نادانستہ اسے ممبر کیا گیا ہو تو اب اسے ممبری سے نکال باہر کریں واللہ تعالٰی اعلم۔

(۴) شافعی ہمارے بھائی سنی مسلمان ہیں ہم میں ان میں کچھ فرعی اختلافات ہیں ہم امام اعظم کے مقلد ہیں وہ امام اعظم کے شاگرد کے شاگرد حضرت امام شافعی کے مقلد ہیں وہ دونوں اہل حق و ہدایت ہیں دونوں باہم اصولاً متحد ہیں اور ہم اہل سنت سے وہابیوں کا اختلاف محض فرعی نہیں اصولی بھی ہے اور فرعی بھی ویسا نہیں جیسا حنفی شافعی کا مالکی حنبلی کا بلکہ ان کا اختلاف اصولی اور عنادًا ہے۔ دوسرے تقلید ہی کو شرک جانتے ہیں وہابی دونوں طرح کا ہوتا ہے مقلد بھی جو دعوی تقلید کرتا ہے اور تقلید کو ضروری بتاتا ہے جیسے دیوبندی اور غیر مقلد بھی جو تقلید کو حرام و شرک بتاتا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳ ۔ اگر وہابی لوگ مسجد اہل سنت و جماعت میں حنفی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور اپنی جماعت علٰحدہ قائم کرکے آمین بالجہر کہیں تو کیا ان کو جماعت قائم کرنے دی جائے یا وہ اگر جماعت قائم کرکے نیت باندھ چکے ہوں اور آمین بالجہر کہہ رہے ہوں تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے کیوں کہ ہر وقت ایسے واقعات سے بلوہ ہونے کا اندیشہ ہے اور وہابی لوگ آمادہ فساد ہیں از روئے شرع شریف جواب مرحمت فرمائیں۔

[1] درمختار مع شامی جلد اول ص ۴۸۹ مطبوعہ کوئٹہ

الجواب ۔ اس کا جواب اوپر کے جوابوں سے واضح ہے انھیں مسجد ہی میں آنے کی ممانعت حکومت سے کرائی جائے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۴ ۔ از عبد الغنی صاحب محلہ ذخیرہ بریلی

مغرب کے تین فرض امام کے ساتھ ادا کئے لیکن جس وقت امام نے سلام پھیرا اور دعا سے فارغ ہوگیا تو اگلی صف کا ایک مقتدی تین آدمیوں کے آگے سے سیدھے ہاتھ کی طرف نکل گیا وہ تین آدمی جو اپنی نماز ادا کر چکے تھے اور انھیں تینوں آدمیوں کے پیچھے جن کی نماز باقی تھی وہ تین آدمی دوسری صف میں ادا کر رہے تھے اس میں کیا حکم ہے؟ فقط

الجواب ۔ اس صورت میں کہ مصلی اور گذرنے والے کے درمیان کوئی حائل ہو شجر یا آدمی وغیرہ تو گذرنے میں کوئی حرج نہیں قال فی الغنیۃ[1] لایکرہ المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل اسی میں اس عبارت سے اوپر ہے حائل[2] یحول بینہ وبین المار ای العصا المرکوزۃ امامہ او الاسطوانہ او نحوھما من شجرۃ او آدمی او دابۃ او غیر ذلک۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۵ ۔ مستورات حافظہ تراویح کی نماز پڑھا سکتی ہیں یا نہیں یعنی ایسی جماعت جس میں صرف عورتیں ہی ہوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ عورتوں کو جماعت کا حکم فرض میں نہیں نفل تو نفل ہے عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور اگر کریں تو ان میں جو امام بنے وہ ان کے وسط میں کھڑی ہو۔ مردوں کے امام کی طرح آگے نہ کھڑی ہو فرض میں بھی یونہی تراویح میں بھی کہ اس میں ان کی امام آگے کھڑی ہو کراہت دوہری ہو جائے گی اور امام دوہری گنہگار۔ درمختار[2] میں ہے ویکرہ تحریما جماعۃ النساء ولوفی التراویح واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۶ ۔ از شہر کہنہ از مکان مصطفٰے علی خاں بریلی شہر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین ان مسائل میں۔

۱۔ عورت اگر نماز کی نیت باندھے تو انگوٹھوں کو شانے پر لگا کر باندھے یا ہتھیلی کا رخ کعبہ کی طرف کر کے نیت باندھے اور انگلیوں کے سرے کانوں کی لو تک اٹھائے جاویں یا اس سے اونچے ہے

۲۔ رکوع کرنے میں عورت کے گھٹنے کس قدر ڈھیلے رہیں یعنی جھکنے میں کس قدر آگے کو نکلے

[1] غنیہ ص ۳۵۳ [2] درمختار مع شامی جلد اول ص ۴۱۸ مطبوعہ کوئٹہ